السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لیوٹن سے مقبول احمد کاظمی تحریر کرتے ہیں کہ کیا حضورﷺ نے غیر محرم اور پردہ دار خواتین کو سلام کرنے سے منع فرمایا ہے؟ مکمل حدیث لکھ کر شکریئے کا موقع دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک قرآن وحدیث کے عمومی دلائل کا تعلق ہے تو اس میں سلام کہنے اور جواب دینے میں مرد و عورت یا محرم و غیر محرم کا کوئی فرق نہیں ہے۔ اس بارے میں قرآن کی یہ آیت خاص طور پر قابل غور ہے

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا... ٨٦ ... سورة النساء

''اور جب تمہیں کوئی سلام کے الفاظ کہے تو تم بھی جواب میں اس سے بہتر سلامتی کے کلمات کہو یا اس کے الفاظ لوٹا دو۔''

اب اس آیت میں مرد و عورتیں سب شامل ہیں اور کسی دوسری آیت یا حدیث میں مزید کوئی وضاحت بھی نہیں جس سے فرق معلوم ہوتا ہو۔

امام بغویؒ ''شرح السنہ'' میں یہ حدیث لائے ہیں:

''(عن جریر بن عبداللہ ان النبیﷺ مر علی نسوة فسلم علیھن۔'' (مسند احمد ۳۵۷/۲ شرح السنة ۲۶۵/۱۲ رقم ۳۳۰۸''

''حضرت جریر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمﷺ عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔''

اور بہت سی روایات اور اقوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دور نبوی میں مرد عورتوں کو سلام کہتے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ بعض تابعین ائمہ کے ایسے اقوال بھی امام بغوی نے نقل کئے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص مقصد یا حکمت کا تقاضا ہو تو مردوں کو عورتوں سے علیک سلیک کرنے میں احتیاط برتنا چاہئے۔

مثلاً عورت اکیلی ہے اور یہ خدشہ ہے کہ سلام کہنے سے مزید گفتگو کا دروازہ کھل جائے گا اور نوبت غلط خیالات و تصورات تک پہنچ جائے گی تو پھر احتیاط ہی بہتر ہے'یعنی اگر کسی فتنے یا خرابی کا اندیشہ ہو تو پھر غیر محرم عورتوں کو سلام کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے بصورت دیگر اس میں کوئی ممانعت یا قباحت نہیں۔

بہر حال یہ سارے احتیاط کے تقاضے ہیں جنہیں اگر ملحوظ رکھا جائے تو بہتر ہے' عمومی طور پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص459

محدث فتویٰ